

جھوٹے توازن کی گھناؤنی دھوکہ دہی: مغربی میڈیا کی اسرائیل کے غزہ میں نسل کشی کو سفید کرنے میں شراکت

4 جولائی 2025 تک، غزہ میں تباہی ناقابل فہم ہے۔ اندازاً 270,000 سے 378,000 فلسطینی اسرائیل کے تازہ ترین حملے کے آغاز سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد سرکاری طور پر رپورٹ کیے گئے 57,000 براہ راست ہلاکتوں کو بہت سچھے چھوڑ دیتی ہے، جو خود بلے کے نیچے دبے ہوئے لاشوں اور ناقابل رسائی علاقوں کی وجہ سے محدود ہیں۔ اس کے باوجود، اس بے مثال اجتماعی قتل عام کے سامنے، مغربی مین سٹریم میڈیا ”توازن“ اور ”غیر جانبداری“ کے بہانے کے تحت ایک گھناؤنی طور پر مسخ شدہ بیانیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ یہ نام نہاد غیر جانبداری محض شراکت داری سے کم نہیں ہے۔ ایک جوہری ہتھیاروں سے لیس قابض ریاست اور محصور، بے ریاست آبادی جو ناکہ بندی اور بمباری کے تحت ہے، کو برابر وزن دینے سے، میڈیا تنظیمیں نسل کشی کے تشدد کو سفید کرنے میں فعال شریک بن جاتی ہیں۔

دبائی گئی شماریات اور ہلاکتوں کی تعداد کی چھپاؤ

اعداد و شمار ایک ایسی کہانی بیان کرتے ہیں جس کا میڈیا سامنا کرنے سے انکار کرتا ہے۔ جنوری 2025 میں دی لانسیت میں شائع ہونے والی ایک تحقیق نے 2024 کے وسط تک 64,000 سے زائد براہ راست ہلاکتوں کا تخمینہ لگایا، اور نوٹ کیا کہ یہ تعداد 41 فیصد کم بیان کی گئی تھی۔ بعد کی تخمینوں نے، بھوک، بیماریوں اور بنیادی ڈھانچے کے خاتمے سے ہونے والی بالواسطہ ہلاکتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، جولائی 2024 تک کل ہلاکتوں کی تعداد 186,000 تک ہونے کی پیش گوئی کی۔ اس کے بعد سے جاری شدت کے پیش نظر، موجودہ 270,000 سے 378,000 کا دائرہ قیاس آرائی نہیں ہے۔ یہ تنازعات کے علاقوں میں اضافی اموات کے تاریخی ماڈلز پر مبنی ہے۔ اس کے باوجود، میڈیا غزہ کی وزارت صحت کے محدود اعداد و شمار پر قائم رہتا ہے، اس کی ساکھ پر ”حماس کے زیر انتظام“ کا لیبل لگا کر شکوک و شبہات ڈالتا ہے، جبکہ وزارت کے پچھلے اسرائیلی حملوں کے دوران درستگی کے طویل ریکارڈ کو نظر انداز کرتا ہے۔ یہ جان بوجھ کر کم رپورٹنگ تباہی کے پیمانے کو کمزور کرتی ہے اور عالمی غم و غصے میں تاخیر کرتی ہے۔

ظلم کی پروپیگنڈہ اور رد کردہ خوفناک کہانیاں

صحافتی جرم صرف حذف نہیں بلکہ تحریف بھی ہے۔ جنگ کے آغاز میں، عالمی سرخیاں غیر مصدقہ اور خوفناک کہانیوں کی بازگشت کرتی تھیں: 40 بچوں کے سر کاٹے گئے، ایک بچہ تندور میں پکایا گیا، ایک جنین ماں کے رحم سے کاٹا گیا۔ یہ دعوے، جو سیاستدانوں نے وسیع پیمانے پر پھیلانے اور سی این این اور اسکاٹی نیوز جیسے میڈیا آؤٹ لیٹس نے بغیر تنقید کے بڑھا چڑھا کر پیش کیے، اسرائیل کی جوابی کارروائی کے لیے جذباتی جواز کے طور پر کام کرتے تھے۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے خود ایک عوامی خطاب میں سر کاٹنے کے دعوے کو دہرایا۔ ان الزامات کی تائید کے لیے کبھی کوئی ثبوت نہیں ملا۔ حتیٰ کہ اسرائیلی حکومت نے بعد میں تسلیم کیا کہ وہ ان کی تصدیق نہیں کر سکتی۔ اور پھر بھی، آج تک، ان میں سے بہت سے میڈیا آؤٹ لیٹس نے کوئی رسمی واپسی جاری نہیں کی۔ کچھ اب بھی رد کردہ دعووں کا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ حقیقت ہیں۔

یہ صحافت نہیں ہے۔ یہ ظلم کی پروپیگنڈہ ہے۔ ایک میکانزم جو اجتماعی قتل عام کو جواز پیش کرنے اور اختلاف رائے کو خاموش کرنے کے لیے ہے۔ جب غیر مصدقہ خوفناک کہانیوں کو فوری طور پر، بغیر تنقید کے نشریاتی وقت دیا جاتا ہے جبکہ دستاویزی اسرائیلی جنگی جرائم پر شکوک و شبہات ظاہر کیے جاتے ہیں یا مکمل طور پر کم تر دکھائے جاتے ہیں، تو ایک نمونہ ابھرتا ہے: فلسطینیوں کی غیر انسانی بنانا اور اسرائیلی استثنیٰ کی تنہائی۔

ادارہ جاتی تعصب اور میڈیا کی ملی بھگت

اس تعصب کی منظم نوعیت واضح ہے۔ بی بی سی، مشرق وسطیٰ کے ایڈیٹر رفیع برگ کے تحت، غزہ: ڈاکٹر زیر حملہ جیسے تحقیقی مواد کو دفن کر دیا، صرف چینل 4 جیسے زیادہ بہادر میڈیا آؤٹ لیٹس کے ذریعے بچایا گیا۔ سی این این نے اسرائیلی دعووں کو رد کیے جانے کے بعد بھی نشر کرنا جاری رکھا، حتیٰ کہ الجزیرہ کے دستاویزی فلم فیلنگ غزہ میں تفصیل سے بیان کردہ داخلی اعتراضات کو نظر انداز کیا۔ نیویارک ٹائمز جیسے امریکی میڈیا اداروں نے آریلین ایڈیٹوریل پالیسیاں نافذ کیں جنہوں نے ”نسل کشی“ کے لفظ پر پابندی لگائی، یہاں تک کہ جب بین الاقوامی عدالت انصاف نے جنوبی افریقہ کے اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے کو قابل قبول قرار دیا۔ ایکسل اسپرنگر جیسے یورپی میڈیا کنگلومیرٹس کے غیر قانونی آباد کاری کی معیشت میں مالیاتی مفادات ہیں، جو براہ راست تصرف سے منافع کھاتے ہیں جبکہ پولیٹیکو جیسے ذیلی اداروں کے ذریعے کوریج کو شکل دیتے ہیں۔

گو اہوں کو خاموش کرنا: صحافت کے خلاف جنگ

میڈیا کے خلا کو بڑھاتے ہوئے، اسرائیل نے حملے کے آغاز سے ہی تمام غیر ملکی صحافیوں کے غزہ میں داخلے پر پابندی لگا دی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ واحد براہ راست رپورٹنگ محصور فلسطینی صحافیوں سے آتی ہے۔ ان مقامی رپورٹرز نے اپنی کوریج کے لیے حتی قیمت ادا کی۔ تقریباً 250 افراد کو اسرائیلی فورسز نے ہلاک کیا، اس ہلاکتوں کی تعداد میں وہ بھی شامل ہیں جو واضح طور پر پریس کے طور پر شناخت شدہ تھے۔ گو اہوں کو ختم کر کے اور آزاد آوازوں کو خاموش کر کے، اسرائیل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ واقعات کا اس کا ورژن عالمی میا نیے پر غلبہ حاصل کرے۔

جھوٹا توازن: گمراہ کرنے کا آلہ

جو چیز ان معاملات کو جوڑتی ہے وہ محض تعصب نہیں بلکہ جان بوجھ کر بنائی گئی معماری ہے۔ جھوٹا توازن ایک غیر جانبدار فریم ورک نہیں ہے۔ یہ گمراہ کرنے کا ایک آلہ ہے۔ جس طرح ایک زمانے میں موسمیاتی تبدیلی سے انکار کرنے والوں کو موسمیاتی سائنسدانوں کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا، اور ویکسین مخالفین کو طبی اتفاق رائے کے خلاف پلیٹ فارم دیے جاتے تھے، اسی طرح غزہ میں نسل کشی کو قابض اور مقبوضہ کے درمیان جھوٹی مساوات کے تحت دفن کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کوئی بحث نہیں ہے۔ یہ ایک یک طرفہ قتل عام ہے، جس میں ایک چوتھائی ملین سے زائد فلسطینی ہلاک ہوئے، جبکہ اسرائیلی طرف اس تعداد کا ایک حصہ ہے۔

شراکت داری کی قیمت

اس دھوکہ دہی کے نتائج بہت بڑے ہیں۔ یہ بین الاقوامی عمل کو تاخیر سے دوچار کرتا ہے۔ یہ مرتکبین کو بے قصور عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ محصور ایک پورے قوم کے دکھ کو مٹا دیتا ہے۔ یہ مستقبل کے جرائم کو حوصلہ دیتا ہے۔ مغربی میڈیا کو اپنی غیر جانبداری کے دعوے کو ترک کرنا چاہیے، غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کی حقیقت کا سامنا کرنا چاہیے، اور ان جھوٹوں کے ریکارڈ کو درست کرنا چاہیے جن کی ترویج میں انہوں نے مدد کی۔ غزہ کا خون اس سے کم کا تقاضا نہیں کرتا۔

خاموش رہنا۔ یا اس سے بھی بدتر، ”متوازن“ رہنا۔ نسل کشی کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔